شذرات

ید بر الامر اللہ سب کاموں کا آخری فیصلہ کرتا ہے یفصل الآیات کھول کر حکمتیں بتلاتا ہے لعلکم بلقاء ربکم توقنون تاکہ تم اپنے رب کے ساتھ ملنے کا یقین کرلوگے والذی اللہ نے انسانی سوسائٹی کے لیے اس کی تمام ضرورتیں مہیا کر دیں ہیں۔ انسان کی مختلف حاجتیں تھیں اس کے لیے مختلف چیزیں بنا دیں اب کہا کہ اللہ وہ ہے جس نے زمین کو پھیلا دیا اور اس میں دریا اور پہاڑ پیدا کر دئے اور ان دونوں سے انسانی سوسائٹی کثیر فائدہ حاصل کرتی ہے ومن کل الثمرات دو قسم کے میوے یعنی اچھے اور برے ہر قسم کی چیز بنائی تاکہ انسان سمجھ سے کہ یہ زمین خود بخود پیدا کرنے والی نہیں. بلکہ اس میں مختلف تاثیریں پیدا کرنے والے اللہ کو ماننا چاہیئے یغشی اللیل النھار دن کے بعد رات آتی ہے اور اس طرح نظام عالم قائم ہے تو ان پر ترقی اور تنزل کے دور اس طرح آتے ہیں ان فی ذلک لآیات لقوم یتفکرون، سوچنے اور سمجھنے والا انسان ان سب چیزوں کو اپنے لیے مفید پائے گا ۵ وفی الارض قطع بارش کا پانی یکساں زمین پر پڑتا ہے مگر زمین سے جو چیزیں پیدا ہوتی ہیں ان کے ذائقے مختلف ہوتے ہیں۔ ان فی ذلک لآیات لقوم یعقلون عقل مندوں کے لیے ان میں علمی نشانیاں ہیں۔ اس آیت میں یہ صاف دکھائی دیتا ہے کہ انسان صرف زمین کا کیڑا ہی نہیں بلکہ اسے آسمانی چیزوں سے بھی تعلق ہے تنہا زمین کی قوتیں ان چیزوں کو پیدا کرنے کی قوتیں نہیں رکھتیں بلکہ آسمانی چیزوں جیسے سورج کی گرمی، چاند کی چاندنی اور آسمان سے بارش وغیرہ کا بھی ان چیزوں کی پیدائش میں بہت بڑا دخل ہے .ع۵ وان تعجب اگر تجھے تعجب ہوتا ہے کہ یہ لوگ زمین و آسمان کے نظام میں تفکر نہیں کرتے اور اللہ پر ایمان نہیں رکھتے فعجب قولھم اس سے زیادہ تعجب کی بات ان کی بات ہے۔ اذا کنا ترابا ء انا لفی خلق جدید کیا ہماری نئی پیدائش ہوگی اور ہم دوبارہ زندہ کیسے جائیں گے۔ اللہ نے اس قدر نظام عالم پیدا کیا ہے اسے اسی دنیا میں ختم کیا جائے گا اور اس کا حساب و کتاب نہیں ہوگا ہاں ضرور ہوگا اولئک الذی کفروا بربھم یہ لوگ جو خدا کے

منکر ہیں اپنی ذمہ داری سے بھاگتے ہیں اولئک الاغلل فی اعناقھم الآیۃ ان کا مواخذہ کیا جائے گا اور دوزخ میں ایک عرصہ تک رہیں گے، انسانی سوسائٹی کو تکلیف پہنچانا غیر معمولی جرم ہے، انسانی سوسائٹی کا مالک اللہ ہے اور انہیں سخت سزا دے گا ۶۱ ویستعجلونک بالسیئۃ قبل الحسنۃ اور کہتے ہیں کہ اے رسول! اگر ہم اس درجہ کے ہیں تو ہمیں بددعا کر کہ پھر عذاب آجائے انہیں حالت درست کے لیے موقعہ دیا جاتا ہے کہ اس موقعہ سے اپنی حالت درست کرلو! ان ربک لذو مغفرۃ اگر انسان کسی قدر ظلم کرلیا ہو وہ اگر اپنی حالت کو درست کرنے پر متوجہ ہو تو اللہ اسے موقعہ دیتا ہے حتیٰ کہ مرتے وقت بھی وہ اصلاح کی خواہش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے غلطی کی تو اللہ اسے بھی معاف کر دیتا ہے اس واسطے کہ وہ اب سوسائٹی کا راستہ کھول رہا ہے تاکہ دوسرے اس غلطی سے باز رہیں۔ اکبر اعظم کی موت سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ وہ مرتے وقت اسلامی طریقہ پر زندگی بسر کرتا ہے۔ ملکی سیاست کے لیے اس نے جتنے کام کیے وہ صرف اس واسطے کیے کہ مسلمانوں کی حکومت ہندوؤں میں قائم کرسکیں اس واسطے اخیر میں ان بدعقائد سے توبہ کرلی۔ اب اس کی اولاد نے اس سے خوب فائدہ اٹھایا تو یہ اللہ کی طرف سے اکبر کی مغفرت کی نشانی ہے کہ اکبر کی اولاد اس سے فائدہ اٹھاتی ہے۔ وان ربک لشدید العقاب اور جو لوگ انسانی سوسائٹی کی اصلاح نہیں کرتے ان کے لیے اللہ بہت سخت عذاب کرنے والا ہے۔

۶ ویقول الذین کفروا، اب وہ کہتے ہیں کہ اس کام کے لیے بہت بڑائی چاہیئے جو شاندار طریقہ سے آئے کہ اس کے پاس رعب داب ہو انما انت منذر مسلم کا کام ہے کہ سمجھا کر غلطی سے روکے انذار کہتے ہیں۔ اے رسول تیرا کام سمجھانا ہے اس واسطے تیری شان سوسائٹی سے علیحدہ نہیں پیدا کی جاسکتی ورنہ تو سوسائٹی میں کیسے گھس سکتا ہے و لکل قوم ھاد اور ہر ایک قوم میں سے ایک ہادی ہوتا ہے جس طرح عام طور پر سوسائٹی کی حالت ہوتی ہے۔ اس کے قریب قریب نبی آتا ہے قریش کی حالت اس بات کو گوارا نہیں کرسکتی کہ انھیں ایک بادشاہ ہو، اس واسطے اے رسول! تجھے سوسائٹی میں سوسائٹی کی حالت کے مطابق روانہ کیا گیا ہے اللہ یعلم ما تحمل کل انثی آیت ۲ میں پڑھ چکے ہیں کہ اللہ زمین و آسمان کا اکیلا مالک ہے اور اس میں کوئی شریک نہیں اب یہ بتلایا جاتا ہے اللہ کا انسانی سوسائٹی سے خاص تعلق ہے وہ انسان کی ہر ایک حرکت کو دیکھتا ہے اور انسان کو مدد دیتا ہے غرض انسانی سوسائٹی اللہ سے ایک خصوصیت رکھتی ہے اب بتلایا ہے کہ بچہ جو پیدا ہونے والا ہے اللہ اسے ابتدا سے جانتا ہے کہ وہ کیا کرے گا

ما تغیض الارحام وما تزداد رحم کا اثر بچہ کے نشوونما پر پڑتا ہے اور جس قدر بچہ کا اثر رحم پر پڑتا ہے اللہ اسے جانتا ہے حالانکہ زچہ تو نہیں جانتی جس کے پیٹ میں وہ بچہ ہے مگر اللہ کو سب کا علم ہے وکل شیٔ عندہ بمقدار ہر ایک چیز ان کے ہاں ایک اندازے کے اندر پیدا کی گئی ہے اور کوئی چیز وہاں بے قاعدہ نہیں بنائی گئی۔ آیت ۹ انسانی سوسائٹی میں ابھی جو چیز ظاہر نہیں ہوئی اور مستقبل میں آنے والی ہے اللہ اسے یعنی پس پردہ اور سامنے والی چیز کو جاننے والا ہے آیت ۔ اسواء منکم من اسر القول ومن جھر بہ اللہ ان دونوں کی بات یکساں سنتا ہے ومن ھو مستخف باللیل وسارب بالنھار۔ اللہ انسان کی ہر حرکت جسے خواہ اندھیرے یا روشنی میں کرے دیکھ لیتا ہے، انسان کے دل میں خیال ہو یا زبان سے وہ خیال کہہ دے اللہ اسے جانتا ہے۔

۱۱۔ لہٗ معقبات الآیۃ انسان کا اللہ سے بہت بڑا تعلق ہے اللہ نے انسان کی مدد کے لیے فرشتوں کی فوجیں مقرر کر دی ہیں۔ تو باری باری آکر مدد کرتی ہیں ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم۔ زمین سے بخار کی شکل میں پانی آسمان کی طرف ہوا میں جاتا ہے اور وہی پانی پھر ابر سے ہوا میں برستا ہے اور اسی طرح زمین کی چیز پھر زمین میں واپس دی جاتی ہے۔ اسی طرح انسانی سوسائٹی کے تمام اعمال پہلے باہر کی حالت سے ایسے انسان کے محافظ فرشتے جو ہواؤں کی طرح کام کرتے ہیں وہ ان کی اونچی جگہ پر جہاں انسانیت کام کرتی ہے لے لے جاتے ہیں ان اعمال میں جس قدر طاقت ہوتی ہے اتنی ہی پھر بارش بننے کے لیے وہ اعمال ابر بنجاتے ہیں اللہ جو قوموں کو ترقی دیتا ہے وہ انہیں اعمال کے مطابق ہوگی جو اوپر پہنچتے ہیں اور اگر کسی قوم کو برباد کرنا چاہتا ہے تو اس قوم کی بربادی اس صورت اور مقدار میں ہوگی جس مقدار میں اس کے اعمال بلندی پر پہنچتے ہیں۔ پہلی آیتوں میں بتلایا گیا ہے کہ اللہ تمھارا مددگار ہے اور تمھارے اندر جو حالت بدل جاتی ہے ایسے سمجھو جیسے بارش ہوگی بارش اس انداز سے ہوتی ہے جس انداز سے وہ بخارات کی شکل میں اٹھتے ہیں۔ اس کی مثال ہے انسان کے اعمال اور اس کی ترقی جس قدر اس کے اعمال بڑھتے جائیں گے اسی صورت میں اعمال سے ترقی ہوتی ہے استعداد میں بلندی پر چڑھ کر پھر برستے ہیں یعنی حظیرۃ القدس میں واذا اراد اللہ بقوم سوء اور جب کسی قوم کو برائی پہنچتی ہے تو وہ اس قوم کے اصول کے موافق ہوتے ہیں فلا مرد لہ اسے کوئی رد نہیں کرسکتا اس لیے کہ وہ اعمال اسی انسان یا قوم سے سرزد ہوئے اس واسطے ان اعمال کی سزا ضرور ان کو پہنچ کر رہے گی ومالھم من دونہ من وال اللہ کے سوا انسانوں کے لیے کوئی وارث نہیں ہے اسے انسانیت کے لیے ایک نظام بنایا کہ جس قدر انسان نیک اعمال کرے گا اور اسی قدر وہ ترقی کریگا اور جس قدر برے اعمال کرے گا اسی قدر اس کی بربادی ہوگی۔

انسان یہ نہ سمجھے کہ اسے دوسرے کی برائی کا بدلہ دیا جارہا بلکہ اس کے اپنے اعمال ہیں جن کا خمیازہ وہ بھگت رہا ہے۔